رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر قاسم علی احمدی

بدر

قادیان

تاریخ پیشوا

نام ایڈیٹر صاحب ذمہ دار ادارہ عام طلب فرمائیں

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸۔

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی جماعت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ایک دیرینہ خواب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل وہ رویا ہے جو ۷ جون ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں صفحہ ۳ کالم ۲ کی ڈائری میں شائع ہوا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس خواب کا اِن حالات سے تعلق ہے جن میں آج کل جماعت احمدیہ گذر رہی ہے واللہ اعلم

میں ناظرین فاروق کی آگاہی کے لئے اسے نقل کرتا ہوں

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب ایک باغ لگاتا ہے اور کوئی اس کو کاٹنا چاہتا ہے۔ تو خدا اس شخص پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا۔ مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور باغ کی طرف جاتا ہوں۔ اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا۔ جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے۔ کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے۔ اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی۔ اور میں رو پڑا۔ کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا۔ اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹا ہوا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا۔ اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائیگا۔ اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے۔ کہ انکے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی۔ اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ انکی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ اگر ہم افترا کرتے ہیں۔ تو خدا خود ہمارا دشمن ہے۔ اور ہمارے لئے بچاؤ کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی لیکن اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔ اور مصائب اسلامی کے واسطے اللہ تعالیٰ نے خود ایک سامان بنایا ہے۔ تو اس کا مقابلہ خدا تعالیٰ کو کس طرح پسند آ سکتا ہے۔ بڑا بدقسمت ہے جو اس کو توڑنا چاہتا ہے۔" (بدر)

رعایت محض دوستوں کے تقاضہ پر حیرت انگیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ اپنے خطوط ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ جون اور یکم جولائی ۳۵ء کو ڈاک خانہ میں ڈالیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملیگی

دوستوں کے بیحد تقاضہ پر یہ مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ جن کی فہرست نیچے درج ہے، ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ جون اور یکم جولائی کو نصف قیمت پر ملیں گی لہٰذا آپ صاحبان کو اس سنہری موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے ورنہ بعد میں کف افسوس ملنا پڑیگا، کیونکہ پھر کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، کگرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند غبار، پڑ بال، ناخونہ، رتوندہ، گوہانجنی، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے، لہٰذا آپ کو بھی یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کیلئے بھی بینظیر چیز ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کی ہی سفارش فرماتے ہیں

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس، آئی۔ایم ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا، اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے، جس کے لئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ، ضعف الاعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی۔ اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک بیس روپے نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی صحت ہو گئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، بلغمی گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ دماغی حافظہ ذہن کو تقویت دیتے اور کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے، قیمت دو روپیہ نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی رائے

مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ "کچھ دن ہوئے، میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی، ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی، اور میری تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہو گئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے"

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ ہماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، اور آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے، بیچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے انشاء اللہ کسی مقوی دوا سے

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نوٹ:- قیمت دو روپے سے اوپر ہے قیمت یا نصف قیمت پانچ روپے سے اوپر ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ڈاک خرچ علاوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ✻ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۳۵ء ✻ نمبر ۱۱

بلوچستان اور خدا تعالیٰ کا قہری نشان

(۲)

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی تیغ بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانیکے دِن!

میں نے گذشتہ نمبر میں زلزلوں کے متعلق جو پیشگوئیاں خدا کے فرستادہ نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً خدا سے الہام پاکر دنیا میں شائع کی تھیں۔ اختصار کے ساتھ نقل کردی ہیں۔ آج میں ان کی صداقت پر کسی قدر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۷ رفروری ۱۹۰۵ء کو جو پیشگوئی ایک اشتہار میں جس کی سرخی "الوصیت" تھی شائع کی۔ اس میں ایک الہام اور ایک کشف کے ذریعہ لکھا تھا۔ کہ

"عفت الدیار محلھا و مقامھا۔ یعنے یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی۔ اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ"

پھر فرمایا۔

"قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنادے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ"

اس وقت چونکہ پنجاب میں طاعون زوروں پر تھا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ نے اس الہام عربی کا مفہوم اجتہادی طور پر یہ فرمایا۔ کہ "طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی۔ اور سخت پڑیگی..... اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ **وہ وقت بہت قریب آگیا ہے**" اور آپ کا خیال الہام کے الفاظ "محلھا و مقامھا" کی طرف نہ گیا۔ جس میں صریح یہ پیشگوئی تھی۔ کہ مستقل اور عارضی سکونتوں کے مقام مٹا دیئے جائیں گے۔ اور مکانات سکونتی زلزلہ سے ہی مٹا کرتے ہیں نہ کہ طاعون سے۔ کیونکہ طاعون سے صرف ساکنین اور ساکنان مرا کرتے ہیں نہ کہ مکان و مکین مٹ جاتے ہیں۔ غرض حضور علیہ السلام کا یہ قیاس اور اجتہاد تھا۔ کہ یہ پیشگوئی طاعونی شدت کے بارے میں ہے نہ کہ تباہی مکانات کے حالانکہ حقیقت میں الہام الٰہی زلزلہ کے متعلق تھا۔

آخر اس پیشگوئی کا وقت قریب آگیا کہ اشاعت پیشگوئی بذریعہ اشتہار "الوصیت"۔ کے ایک ماہ بعد حوالی کانگڑہ میں ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کو بوقت صبح بروز منگل ایک زلزلہ آیا۔ جس سے صدہا مکانات گر کر ہزارہا جانیں ہلاک ہوگئیں۔ اور ایک کہرام مچ گیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ اس الہام "عفت الدیار محلھا و مقامھا" کی پیشگوئی طاعون سے تعلق نہ رکھتی تھی۔ بلکہ اس سے زلزلہ مراد تھا۔

چنانچہ ۵ راپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الدعوت" نام سے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ

"ابھی ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دیئے گئے"

پھر آگے چل کر فرمایا کہ

"میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ میں ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جن کے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو اشتہار "الوصیت"..... ..... اب اے عزیزو سوچ لو۔ کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ راپریل کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا۔ وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے خبر دی تھی"

---

۴ راپریل ۱۹۰۵ء والے نشان زلزلہ کی تکذیب میں مکذبین آیات اللہ کے پیشرو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنا حق تکذیب ادا کرنے کے لئے جب کوئی دلیل نہ پائی۔ تو یہ توفیق تو اس کو نہ ملی کہ اس سے عبرت حاصل کرتا۔ اور تصدیق کرنا اگر نصیب نہ تھا۔ تو خاموش ہی رہتا۔ مگر جس شخص کے لئے مشیت الٰہی یہی ہو کہ وہ کوئی موقعہ اور کوئی پہلو الٰہی نشانات اور آسمانی آیات کی تکذیب کا نہ جانے دے۔ اور دل کھولکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے سارے زور اور سارے علم کے بھروسہ پر کھلے اور صاف اور بیّن دافعات حقہ کو جھٹلا کر جب تک اپنے لئے مکمل سامان عذاب مہیا نہ کرلے۔ وہ کیونکر قہری نشانوں کے وقوع پر پچلا بیٹھے رہنے کو گوارا کر سکتا ہے۔ چنانچہ امرتسری مکذب نے ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ کی تردید کے لئے جب کوئی راہ نہ پایا۔ تو اشتہار "الوصیت" مورخہ ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء والی پیشگوئی عذاب کی تکذیب میں جو بات لکھی وہ یہ تھی کہ

"اشتہار الوصیت ہمارے پاس موجود ہے اس میں (عبارت مذکورہ عفت الدیار محلھا ومقامھا الخ کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے) یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی۔ اور سخت پڑیگی"۔ یہ فقرہ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ آپ کا اشتہار الوصیت طاعون کی خبر دیتا ہے نہ یہ کہ بھونچال کی" (اہلحدیث ۱۶ر مارچ ۱۹۳۲ء صد ۳)

ایک مدعی قرآن دانی اور حدیث خوانی کی قلم سے خدا کے زبردست قہری نشان زلزلہ واقعہ ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کی تردید میں ایسی بودی اور مضحکہ خیز دلیل اوس کے ادعاء ہمہ دانی کی پردہ دری کے لئے نہایت واضح علامت ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار "الانذار" مورخہ ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء میں ایسے ہی نامعقول اعتراضوں کے جواب میں رقم فرما دیا تھا۔ کہ اے معترضو!

"اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو۔ کہ اس وحی کے کیا معنے ہیں کہ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ اے عزیزو۔ اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی (مندرجہ اشتہار الوصیت وغیرہ) میں خبر دی گئی تھی۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نہ خانہ رہے گا نہ صاحب خانہ۔ سو خدا تعالےٰ کا فرمودہ جس صفائی سے (۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے) پورا ہو گیا۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہے"

مگر امرتسری مکذب اس کی تردید سے عاجز ہے کہ وہ عفت الدیار محلھا ومقامھا کے حقیقی معنوں کو لے کر نشان زلزلہ کی تکذیب کر سکے وہ صرف حضرت صاحب کے اجتہادی خیال پر کہ آپ نے اس سے طاعون مراد لیا اڑ جاتا ہے حالانکہ یہ محض ہٹ دھرمی ہے۔ کہ جب حقیقی معنوں میں اس پیشگوئی کا ظہور ہو گیا۔ اور زلزلہ نے ایک حصہ ملک کے مکانات مستقل اور عارضی رہائش کے گرا کر ڈھیر کر دیئے۔ جن کے نیچے ہزارہا جانیں دبکر ہلاک ہو گئیں۔ تو اس اجتہادی خیال کو جو وقوع پیشگوئی سے پہلے سمجھا گیا تھا۔ پھر زبان پر لاکر خدا کے نشان کی تکذیب کرنا تقویٰ اور دیانت کے خلاف ہے۔ پس بجز اس کمزور اعتراض کے امرتسری مکذب کا زلزلہ ۴ر اپریل کی تکذیب میں کوئی معقول اور قابل جواب عذر نہیں۔

بہرحال یہ پیشگوئی تو ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ کے علاقہ میں اپنی ظاہری شان کیساتھ پوری ہو کر مکذبین کو لاجواب کر گئی۔ تاہم یہ نشان محض مشتی نمونہ از خروارے کے طور پر تھا آگے آنے والے عذاب اس سے زیادہ خوفناک اور عبرت انگیز تھے۔ جیسا کہ خدا کے نبی نے فرمایا کہ

"یہ نشان زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
یہ تو اک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہاں
اِک ضیافت ہی بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس سے قیمہ بن کے پھر قیمہ کا دیکھیں گے بگھاؤ
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار

ایک دوسرے زلزلہ کی پیشگوئی

کانگڑہ والے زلزلہ کے بعد ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت صاحب نے ایک اشتہار "الانذار" نام سے شائع کیا۔ جس میں ایک اور زلزلہ کی پیشگوئی فرمائی کہ

"خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگیگا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہو گا"

پھر دوبارہ ۲۱ر اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار "النداء" شائع کر کے اس میں فرمایا کہ

"۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہو گا"

اور بتلایا کہ

"مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں"

پھر حاشیہ اشتہار میں فرمایا۔ کہ

"یہ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ خطرناک زلزلہ صرف ایک نہیں بلکہ غالباً اس کے بعد کئی اور زلزلے بھی ہیں"۔

پھر اس دوسرے زلزلہ کے متعلق ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس کا نام ہے "زلزلہ کی خبر بار سوم" اور اس میں فرمایا۔ کہ

"آج ۲۹ر اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے..... کہ میں چھپ کر آؤں گا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہو گا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہو گا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے یا ایسا وقت ہو گا۔ جو اس سے قریب ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار جس کا نام "ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ" ہے۔ زلزلوں کے متعلق شائع فرمایا۔ تو اس کے حاشیہ میں لکھا کہ

"مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس پر غور کرنے سے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے۔ کہ ظاہر الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی۔ شاید ان تحریکات کے لئے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۹ حاشیہ)

پھر رسالہ "الوصیت" جو دسمبر ۱۹۰۵ء میں طبع ہو کر شائع ہوا۔ اس کے صفحہ پر فرمایا کہ

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور زمین کوتہ و بالا کر دینگے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔"

پھر اسی رسالہ میں فرمایا۔

"ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۶)

زلزلوں کی آمد

چنانچہ زلزلوں کی یہ پیشگوئیاں جب بذریعہ اشتہارات و کتب و اخبارات اردو و انگریزی کثرت سے شائع ہو چکیں۔ تو ان کے پورا ہونے کا وقت قریب آیا۔

زلزلہ اوّل پیشگوئیوں کی اشاعت کے بعد جس زلزلہ کی ہندوستان میں اطلاع پہنچی۔ وہ جنوبی امریکہ میں ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء کو آیا۔ جس کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا کہ

"۱۶ فروری ۱۹۰۶ء کی تار خبر سے معلوم ہوا کہ جنوبی امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکوے ڈور میں سخت زلزلہ برابر ایک ہفتہ تک آتا رہا۔ بہت سے شہر تباہ ہو گئے اور سینکڑوں جانیں تلف ہو گئیں۔"

(بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

اس کے بعد ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو رات کے ڈیڑھ بجے پنجاب میں زلزلہ آیا۔ جس کے متعلق اخبارات نے لکھا۔ کہ

"یہ زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ سے ہرگز کم نہ تھا۔ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا۔ ضلع شملہ میں کئی جانیں تلف ہوئیں۔ اور کئی جگہ مکانات گرے۔" (بدر ۱۲ صفحہ ۳ ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

اس کے بعد اپریل ۱۹۰۶ء کے پہلے ہفتہ میں اٹلی و یورپ میں زلزلہ آیا۔ جس سے پہاڑ پھٹ کر آتش فشانی بھی ہوئی۔ جس کے متعلق اخبارات نے یہ شائع کیا۔ کہ

"اٹلی و یورپ میں سخت زلزلہ آیا۔ اور غضب کی آتش فشانی ہوئی۔ تمام رصد گاہ اور ریلوے برباد ہو گئی۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسودیس سے ۳۳ میل تک اندھیرا چھا رہا ہے۔ بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تہ زمین ہو گئے ہیں..... شاہ اٹلی بذات خاص وسودیس پہنچے۔ راکھ کے انباروں۔ سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔" (بدر ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

اس کے بعد ۱۸ اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو سان فرانسسکو علاقہ متحدہ امریکہ شمالی میں نہایت خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کا عذاب نازل ہوا۔ جس کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا کہ

"یہ عذاب نہ صرف زلزلہ تک محدود رہا بلکہ عین زلزلہ ہی کے صدمہ سے مکانات کو آگ لگ گئی۔ جو مکانات زلزلہ سے بچ نکلے تھے وہ آگ سے تباہ ہو گئے۔ ہزارہا آدمی مر چکا ہے۔ تمام شہر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ محکمہ تار اور ڈاک خاک میں مل گیا ہے۔ اندازاً قریباً ۳۲ کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ ایک لاکھ آدمی بے خانماں پھر رہا ہے۔"

(بدر ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

اس کے بعد چلی علاقہ امریکہ میں تباہ کن زلزلہ آیا۔ علاقہ چین میں اور فارموسا میں زلزلے آئے۔ غرض یہ سب زلزلے یکے بعد دیگرے عین موسم بہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پیشگوئیوں کے مطابق آئے جو سب کے سب خدا کے مامور کی صداقت کا نشان تھے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے۔ اور کئی آفتیں زمین پر اترینگی کچھ ان میں سے میری زندگی میں اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔" (الوصیت صفحہ ۵)

اِن زلزلوں کے بعد جو آپ کی زندگی میں آئے۔ آئندہ نمبر میں انشاء اللہ میں ان زلزلوں کا ذکر کروں گا۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی

"میں چمک دکھلاؤں گا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانیکے دن"

کے ماتحت اس ملک ہندوستان میں آئے۔

فانتظروا

درخواست دُعا خاکسار ایک لمبے عرصہ سے مشکلات اور مصائب میں مبتلاء چلا آ رہا ہے جن کی وجہ سے بندہ ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقیات سے محروم ہے۔ اور زندگی تلخ ہو چکی ہے۔ اسلئے احباب کی خدمت اقدس میں نہایت ہی عاجزانہ اور درست بستہ عرض ہے کہ خدا کیلئے میں بے بس ناچار کے حق میں دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ان مشکلات و مصائب سے نجات دے اور مرجھائے اور کملائے ہوئے دل کو تر و تازہ کرے۔ آمین (محمد سلطان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن!

آقائے مدنیؐ اور غلام قادیانیؑ

اخبار "ایمان" کے اعتراضات کی حقیقت

ایڈیٹر صاحب اخبار "ایمان" پٹی نے اپنے ۱۴/۱۱ مئی کے اشو میں ایک مقالہ بعنوان "رسول اللہ کے خلاف دشمنانِ اسلام کا ہولناک پروپیگنڈہ" سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں مدیر ایمان کو جماعت احمدیہ پر بے جا الزام تراشنے کی سوجھی ہے۔ لکھتا ہے کہ قادیانی پروگرام کا آخری جزو یہ ہے کہ رسول اللہ کا احترام گھٹایا جائے۔ نبوت اور ختم نبوت کے وقار کو گھٹایا جائے۔ اور رسول اللہ کے مقابلے میں ایک نئی نبوت قائم کرکے دین کی اولین بنیادوں کو ڈہایا جائے۔ افسوس ہے۔ کہ جہاں مدیر ایمان جو کہ سیرت کمیٹی کا ڈھونگ رچا کر اور اپنے ناظرین کی آنکھوں میں خاک جھونک کر چندہ جمع کرنا چاہتا ہے۔ وہاں احمدیت کی طرف اس نے بعض ایسی غلط اور بے بنیاد باتیں منسوب کی ہیں۔ جن کا جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک ذرہ بھر بھی تعلق نہیں۔ مدیر ایمان کو چاہیئے تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جن کے اثر سے اُس نے سیرت کمیٹی کی بنیاد ڈالی ہے شکریہ ادا کرتا۔ لیکن اس نے جماعت احمدیہ پر بے جا الزام تراشنے کی ٹھانی ہے۔ اس لئے ہمارا یہی فرض ہے۔ کہ "ایمان" کی پیش کردہ زٹلیات کا ازالہ کریں۔

چونکہ مدیر ایمان نے حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ احمدیوں نے رسول اللہؐ کا احترام گھٹایا ہے۔ نبوت اور ختم نبوت کا وقار ضائع کیا ہے۔ اور رسول اللہ کے مقابلہ پر نئی نبوت قائم کی ہے۔ وغیرہ۔ اس لئے مدیر ایمان پر واجب تھا۔ کہ پیش کردہ اعتراضات پر کوئی دلیل قائم کرکے جماعت احمدیہ کے مخالفین کو بتاتا کہ فلاں جگہ یا فلاں کتاب میں حضرت مرزا صاحبؑ نے یہ لکھا ہے۔ محض زبانی دعویٰ "ہر چہ خواہی کن" کا پورا پورا نمونہ ہے۔ "ایمان" نے حضرت مسیح موعودؑ پر الزام لگایا ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین کی ہے۔ اور اپنے آپ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی ہے۔ لیکن جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر ایک معمولی نظر بھی ڈالی ہوگی۔ وہ اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ کہ آپ کی کتب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے پُر ہیں۔ بطور نمونہ مدیر ایمان کیلئے چند حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

مدیر ایمان ذرا ایمانداری کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال والے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ اور کوئی کتاب ہے۔" (کشتی نوح صـ۱۳)

پھر فرماتے ہیں "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلےٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلےٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنے وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔" (معراج الطیر صـ۸)

پھر فرماتے ہیں ؎

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

(نزول المسیح صـ۱۰)

پھر فرماتے ہیں ؎

"ربط ہے جانِ محمد کو مری جاں سے مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴)

پھر حضور فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار پود من بسرائد بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پرم
جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ!
ایں است کام دل اگر آید میسرم"

(ازالہ اوہام تقطیع خورد صفحہ ۱۷۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس مذکورہ بالا عبارتوں کے قائل کو یہہ الزام دینا کہ اس نے آنحضرت صلعم کی کھلی توہین کی ہے۔ اور اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی ہے۔ کتنا بڑا ظلم ہے جس سے مدیر ایمان کی ایمانداری ظاہر و باہر ہے۔ مدیر ایمان نے یہودنا مسعود کے طرزِ عمل کو اختیار کرکے اِن سے پیچھے رہنا پسند نہیں کیا۔ اسکو یحرّفون الکلم عن مواضعہ کا پورا پورا مصداق بننا ہی پسند آیا ہے۔ چنانچہ مدیر صاحب بغیر تحقیق کے یا خود جہل مرکب بن کر لکھتے ہیں کہ ازالہ اوہام حصہ دوم صـ۲۸۲ میں مرزا غلام احمدؑ کی فضیلت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ آنحضرتؐ کو ابن مریم اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت معلوم نہ تھی۔"

میں مدیر ایمان کی ایمانی جرأت کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ ازالہ اوہام کی مندرجہ عبارت بلفظہٖ نکالکر دکھادے۔ ورنہ اس کی جہالت اور دھوکہ دہی تمام مخالفین اور موافقین پر اظہر من الشمس ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے اصل عبارت پیش کی جاتی ہے۔ حضور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲ پر فرماتے ہیں۔ کہ "یہ ایک نہایت دقیق راز ہے۔ جس کے یاد رکھنے سے معرفت صحیحہ مرتبۂ نبوت کی حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجالی کی حقیقت کاملہ بوجہ ناموجود ہونے کسی نمونہ کے مو بمو منکشف نہ ہوئی ہو۔ اور نہ دجال کے سترباع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو۔ اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی ہو۔ اور صرف امثلہ قریبہ اور صورِ متشابہ اور امورِ متشاکلہ کے طرزِ بیان میں جہاں تک غیبِ محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قوٰے کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھہ تعجب کی بات نہیں۔ اور ایسے امور میں اگر وقتِ ظہور کچھہ جزویات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں۔ تو شانِ نبوت پر کچھہ جائے حرف نہیں۔ مگر قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تو یقینی اور قطعی طور پر سمجھہ لیا تھا۔ کہ وہ ابن مریم جو رسول اللہ نبی ناصری صاحبِ انجیل ہے۔ وہ ہرگز دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کا کوئی اسمی آئے گا۔ جو بوجہ مماثلت روحانی اس کے نام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پائیگا۔"

متذکرہ بالا عبارت کے ہوتے ہوئے مدیر ایمان کی ایمان فروشی دیکھو۔ اور اس کی پیش کردہ عبارت اور اصل عبارت کا مقابلہ کرو تو نتیجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس میں توہین کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ دراصل مدیر ایمان لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ پس جو لغو باتیں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ دراصل مخالفین احمدیت کا اصل دلائل سے تنگ آکر بد اخلاقی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقت شناس طبقہ اس کے ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ کیا ہے۔

مدیر ایمان کا یہ کہنا کہ احمدی نبوت کے وقار کو زائل کرتے ہیں۔ یہ مدیر ایمان کی قلبی کیفیت کا اظہار ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے ناواقفیت کی دلیل۔ احمدی تو نبوت کی عزت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سلسلۂ نبوت مطابق شریعت محمدیہ جاری ہے۔ اور مدیر ایمان کے ہم نوا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ جو دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کافر ہے۔ معلوم نہیں مسیح علیہ السلام کے متعلق مدیر ایمان کا کیا خیال ہے۔ کہ اُن کا موعود نبی ہوگا یا نبوت سے معزول کرکے اس کو دوبارہ بھیجا جائے گا۔ کیا مدیر ایمان بتائے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین احمدی کرتے ہیں۔ یا مدیر کے ہم نوا۔ پس مدیر ایمان کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنی اور اپنے ہمنواؤں کی آنکھیں کھولے۔ اور ان کو "غفلت" اور خود "غرضی" سے بچائے۔ اور ان کو "دوست" اور "دشمن" کی تمیز پیدا کرنے کی اہلیت سکھائے۔ اور مُردوں میں روح حیات پیدا کرے۔ ورنہ یاد رکھے۔ کہ سوائے جماعت احمدیہ کے عمل کرنیوالے اس کو نہ ملیں گے۔

(خاکسار عبدالعزیز گلیانوی)

وصیتیں!

نمبر ۴۳۳۸۔ منکہ غلام دستگیر ولد سید جہانگیر قوم سید پیشہ تجارت ہڈی عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن الفنٹن فلک نما حیدر آباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ البتہ میری ماہوار آمدنی ۳۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ غلام دستگیر سوداگر ہڈی ساکن الفنٹن فلک نما محل وقوع الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن۔ گواہ شد۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ گواہ شد۔ فاضل اللہ دین بلڈنگ سکندر آباد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۴۳۳۹ - منکہ سید حسین ولد سید داؤد صاحب مرحوم قوم سید حسینی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال - تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن محلہ کاچیگوڑہ شہر حیدر آباد دکن بقائمی ہوش وحواس - میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے - مکان سفالی پوش یک مرلہ ۴۳۲۱/۴۳۲۲ واقع محلہ چوراہا حسینی جس کو میں نے اپنی ذات سے بلا شرکت غیرے خرید کر قابض ہوں - جس کی مالیت موجودہ یکہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہے - جس کا کرایہ ماہانہ سات روپیہ آٹھ آنے مجھکو حاصل ہو رہا ہے -

میرا گذارہ صرف جائداد مذکور پر نہیں ہے بلکہ مجھکو ۱۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ تنخواہ بھی ملتی ہے - تازیست اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا -

العبد - سید حسین محلہ کاچیگوڑہ سٹیشن حیدر آباد دکن - گواہ شد - عبداللہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد ؛ گواہ شد - فاضل الہ دین بلڈنگ سکندر آباد ؛

الھدیٰ !

لکھنؤ سے ایک احمدی اخبار کا اجراء

"جماعت احرار" - "زمیندار" "احسان" اور "النجم" وغیرہ مخالفین سلسلۂ عالیہ احمدیہ اخبارات کے انسانیت سوز مظاہرے اور ناقابل برداشت افترا پردازیوں نے جماعت احمدیہ لکھنؤ کو مجبوراً اس امر پر آمادہ کیا ہے کہ ان دشمن صداقت جرائد کی بہتان طرازیوں کا حق وصداقت کی روشنی میں دندان شکن جواب دیا جائے - تاکہ مخلوق خدا ہلاکت کی بجائے خدا کے مامور اور کشتی اسلام کے واحد ناخدا مسیح محمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت حاصل کر کے فلاح کی وارث بنے - الھدیٰ کا ڈکلریشن داخل ہو چکا ہے - پرچہ انشاء اللہ جلد شائع ہوگا - اور پہلا پرچہ احباب کی خدمت میں مفت ارسال کیا جائے گا - درخواستیں فوراً ارسال کی جائیں تاکہ پہلا پرچہ مطلوبہ تعداد کے لحاظ سے طبع کرایا جائے -

المشتہر

سید ارشد علی احمدی ایڈیٹر الھدیٰ پنجاب سائیکل ورکس امین آباد لکھنؤ

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۱۹ر جون کو بغرض تبدیل آب وہوا پالم پور تشریف لے گئے ہیں - حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے -

(۲) ۱۶ر جون کو صیغہ جائداد صدر انجمن احمدیہ نے احمدیہ عیدگاہ میں جو گڑھے پڑ گئے ہیں - ان کو پر کر کے ہموار کرنے کی غرض سے چند مزدور بھیجے - تو احراری فوراً وہاں پہنچکر مزاحم ہوئے - اور مزدوروں سے ٹوکریاں کدالیں چھین لیں - اور بعض کو زدوکوب بھی کیا - پھر دیگر چند مزدور بھیجے گئے - اور نئی کدالیں اور ٹوکریاں ان کو دی گئیں - اتنے میں انچارج چوکی پولیس قادیان بھی پہنچ گئے - اور ان کے سامنے پھر احراریوں نے بڑھ کر ہاتھا پائی شروع کی - جس پر منشی محمد الدین صاحب مختار صدر انجمن نے جو اس وقت کام کے انچارج تھے - روکا تو انچارج صاحب پولیس نے فحش گالیاں احمدیوں کو دیتے ہوئے منشی محمد الدین صاحب کو ہتکڑی لگالی - اور انچارج صاحب نے فرمایا - کہ ہم گولی چلا دینگے - میاں خیر الدین صاحب مختار عام مالکان بھی وہاں پہنچ گئے - تو ان کو بھی ہتکڑی لگالی - چار دیگر نوجوان احمدی شیخ عبدالرزاق صاحب مہتہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب - چوہدری علی قاسم صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبداللطیف صاحب مولوی فاضل جن کو وہاں اس غرض کے لئے بھیجا گیا تھا - کہ اگر کوئی حملہ کرے - یا کسی قسم کی اور زیادتی کرے - تو وہ فوراً فوٹو لے لیں - ان کو بھی گرفتار کر لیا - اور ان کے کیمرے کچھ توڑ دیئے اور کچھ چھین لئے - اس طرح ۶ احمدیوں کو ہتکڑی لگا کر گرفتار کر لیا - اور احراریوں کی کثیر تعداد میں سے جو وہاں حملہ کرنے گئی تھی صرف دو کو اور دو کو کسی دوسری جگہ سے گرفتار کیا - دس بجے کے قریب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ علاقہ بھی بٹالہ سے بذریعہ لاری رونق افروز ہو گئے - اور سب گرفتار شدگان کو چوکی میں بھیجدیا جہاں جا کر ان کی ہزار ہزار کی ضمانت لے کر ہتکڑی اتاری گئی - مفصل آئندہ -

۱۸ر جون کو احراریوں نے احمدیوں کی اس دیوار کو جو مالکان نے اپنی زمین میں بنوائی تھی - دن کے چار بجے بیدھڑک گرا دیا - دیکھئے آئندہ کیا کرتے ہیں - ہنوز روز اول ہے - خدا رحم کرے

آمین

وفات حسرت آیات - یہ خبر نہایت افسوس سے لکھی جاتی ہے - کہ مکرمی رسالدار حاکم علی خان صاحب پنشنر کی اہلیہ صاحبہ کے ۱۸ر جون کو بچہ پیدا ہوا - جو اسی وقت مر گیا - زچہ بظاہر اچھی حالت میں تھی مگر اگلے دن ۱۸ر جون کو تھوڑی دیر بیمار رہکر فوت ہو گئی - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ نہایت نیک خاتون تھیں - خدا مغفرت کرے - دو بچے معصوم چھوڑ گئی ہے - ہمیں اس صدمہ میں رسالدار صاحب اور مرحومہ کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے - اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے - اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

ہدایات زرّیں برائے احمدی مبلغین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶)

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

اُنیسویں ہدایت

انیسویں بات یہ ہے۔ کہ مبلغ کوئی موقع تبلیغ کا جانے نہ دے۔ اُسے ایک دھت لگی ہو کہ جہاں جائے۔ جس مجلس میں جائے۔ جس مجمع میں جائے تبلیغ کا پہلو نکال ہی لے۔ جن لوگوں کو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ ہر ایک مجلس میں بات کرنے کا موقع نکال لیتے ہیں۔ مجھے باتیں نکالنے کی مشق نہیں ہے۔ اس لئے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گھنٹہ گھنٹہ بیٹھے رہنے پر بھی کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعودؑ عام طور پر باتیں کر لیتے تھے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ چپ بیٹھے رہتے تھے۔ ایسے موقع کے لئے بعض لوگوں نے مثلاً میاں معراج الدین صاحب اور خلیفہ رجب الدین صاحب نے یہ عمدہ طریق نکالا تھا۔ کہ کوئی سوال پیش کر دیتے تھے۔ کہ حضور مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اس پر تقریر شروع ہو جاتی۔ تو بعض لوگوں کو باتیں کرنے کی خوب عادت ہوتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں چپ کرانا پڑتا ہے۔ مبلغوں کے لئے باتیں کرنیکا ڈھب سیکھنا نہایت ضروری ہے۔

میر صاحب ہمارے نانا جان کو خدا کے فضل سے یہ بات خوب آتی ہے۔ میں نے ان کے ساتھ سفر میں رہ کر دیکھا کہ خواہ کوئی کسی قسم کی بھی باتیں کر رہا ہو۔ وہ اس سے تبلیغ کا پہلو نکال ہی لیتے ہیں۔

بیسویں ہدایت

بیسویں بات یہ ہے کہ مبلغ بے ہودہ بحثوں میں پڑے بلکہ اپنے کام سے کام رکھے۔ مثلاً ریل میں سوار ہو تو یہ نہیں کہ ترک موالات پر بحث شروع کر دے میں نے اس کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ مگر اس لئے لکھی ہے۔ کہ میرے لئے جماعت کی سیاسی حالت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اور سیاسی طور پر اپنی جماعت کی حفاظت کرنا بھی میرا فرض ہے اگر میں صرف مبلغ ہوتا۔ تو کبھی اس کے متعلق کچھ نہ لکھتا۔ کیونکہ مبلغ کو ایسی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے ہر وقت اپنے کام کا ہی فکر رکھنا چاہیئے۔ اور اگر کہیں ایسی باتیں ہو رہی ہوں۔ جو اس کے دائرہ عمل میں داخل نہیں ہیں تو وہ واعظانہ رنگ اختیار کرے۔ اور کہے کہ اتفاق و اتحاد ہی اچھا ہوتا۔ اور وہی طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ کوئی فتنہ نہ پیدا ہو۔ اور کسی پر ظلم نہ ہو۔ اس کے سوا کیا ہو۔ یا کیا نہ ہو۔ اس میں پڑنے کی اسے ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یہی کہے کہ ہر ایک وہ بات جو فساد۔ فتنہ اور ظلم و ستم سے خالی ہو۔ اور حق و انصاف پر مبنی ہو۔ اسے ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو بات حق و صداقت پر مبنی ہو۔ اسے ہم ہر وقت ماننے کے لئے تیار ہیں۔

اکیسویں ہدایت

اکیسویں بات یہ ہے کہ مبلغ کو اس بات کی بھی نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگوں کے اخلاق کیسے ہیں۔ مبلغ کو اپنے اخلاق درست رکھنے بھی نہایت ضروری ہیں۔ مگر اس کے اخلاق کا اثر مخالفین پر اتنا نہیں ہوتا۔ جتنا ان لوگوں کے اخلاق پر ہوتا ہے۔ جو ہر وقت ان کے پاس رہتے ہیں۔ مبلغ تو ایک آدھ دن کے لئے کسی جگہ جائے گا۔ اور مخالفین اس کے اخلاق کا اندازہ بھی نہ لگا سکیں گے۔ ان پر تو وہاں کے احمدیوں کے اخلاق کا ہی اثر ہوگا۔ لیکن اگر ان احمدیوں کے اخلاق اچھے نہیں۔ جو ان میں رہتے ہیں تو خواہ انہیں کوئی دلیل سنائے۔ ان کے سامنے وہاں کے لوگوں کے ہی اخلاق ہوں گے۔ اور ان کے مقابلہ میں دلیل کا کچھ بھی اثر ان پر نہ ہوگا۔ پس مبلغ کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ جہاں جائے وہاں کے لوگوں کے متعلق دیکھے کہ ان کے روحانی اور ظاہری اخلاق کیسے ہیں۔ ان کے اخلاق اور عبادات کو خاص طور پر دیکھے اور ان کی نگرانی کرتا رہے۔ جب بھی جائے۔ مقابلہ کرے۔ کہ پہلے کی نسبت انہوں نے ترقی کی ہے یا نہیں۔ یہ نہایت ضروری اور اہم بات ہے۔ اور ایسی اہم بات ہے۔ کہ اگر اخلاق درست نہ ہوں۔ تو ساری دلیلیں باطل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر اخلاق درست ہوں۔ تو ایک آدمی ہی بیسیوں کو احمدی بنا سکتا ہے۔ کیونکہ دس تقریریں اتنا اثر نہیں کرتیں۔ جتنا اثر ایک دن کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور مشاہدہ کا اثر دلائل سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دیکھو اگر ذالك الكتب لاریب فیہ کا اثر بذریعہ کشف دل پر ڈال دیا جائے۔ تو اس کا اتنا اثر ہوگا۔ کہ سارے قرآن کے الفاظ پڑھنے سے اتنا نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ مشاہدہ ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا نے کہا ہے۔ ایک آیت پر عمل کرنا بہتر ہے۔ بہ نسبت سارا قرآن پڑھنے کے۔ اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلط مطلب سمجھا گیا۔ کہ ایک ہی آیت کو لے لینا چاہیئے۔ اور باقی قرآن کو چھوڑ دینا چاہیئے حالانکہ اس سے مراد وہ اثر ہے۔ جو کسی آیت کے متعلق کشفی طور پر انسان پر ہو۔

تو اخلاق کا نمونہ دکھانا بڑی تاثیر رکھتا ہے اسی کے متعلق قرآن میں آیا ہے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ کفار مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھ کر خواہش کرتے۔ کہ کاش ہم بھی ایسے ہو جائیں۔ یہ اخلاق ہی کا اثر ہو سکتا ہے۔ کہ کافر بھی مومن کی طرح بننے کی خواہش کرتا ہے۔ اور جب کوئی سچے دل سے خواہش کرے تو اس کو خدا ان لوگوں میں داخل بھی کر دیتا ہے جن کے اخلاق اسے پسند آتے ہیں۔

بائیسویں ہدائیت

بائیسویں بات مبلغ کے کامیاب ہونے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس میں ایک حیات اور حرکت ہو۔ یعنے اس میں چستی۔ چالاکی اور ہوشیاری پائی جائے۔

حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ تم جہاں جاؤ۔ آگ لگا دو۔ تاکہ لوگ جاگیں۔ اور تمہاری باتیں سنیں۔ پس چاہیئے۔ کہ مبلغ کے اپنے جسم میں ایک ایسا جوش اور ولولہ پیدا ہو جائے کہ جو زلزلہ کی طرح اس کے جسم کو ہلا دے۔ اور وہ دوسروں میں زلزلہ پیدا کر دے۔ مبلغ جس گاؤں یا شہر میں جائے۔ وہ سو نہ سکے۔ بلکہ بیدار ہو جائے۔ مگر اب تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ کبھی مبلغ ایک ایک مہینہ کسی جگہ رہ کر آتا ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہاں کوئی آیا تھا۔

اِن ہدایات پر عمل کرو

یہ بائیس موٹی موٹی باتیں ہیں۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ ان کو سنو اور کان سے نکال دو۔ بلکہ اس لئے ہیں۔ کہ ان پر عمل کرو۔ ہماری ترقی اسی لئے رکی ہوئی ہے۔ کہ صحیح ذرائع سے کام نہیں لیا جا رہا۔ اخلاص اور چیز ہے۔ لیکن کام کو صحیح ذرائع اور طریق سے کرنا اور چیز۔ دیکھو اگر کوئی شخص بڑے اخلاص کے ساتھ مسجد کے پیچھے مرزا نظام الدین صاحب کے مکان کی طرف بیٹھ رہے۔ اور کہے کہ میں اخلاص کے ذریعہ مسجد میں داخل ہو جاؤں گا۔ تو داخل نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اگر کسی میں اخلاص نہ بھی ہو۔ اور وہ مسجد میں آنے کا راستہ جانتا ہو۔ تو آ جائیگا۔ ہاں جب یہ دونوں باتیں ملجائیں یعنے اخلاص بھی ہو۔ اور صحیح طریق پر عمل بھی ہو۔ تب بہت بڑی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

پس یہ ہدائتیں جو میں نے بتائی ہیں ان پر عمل کرو۔ تاکہ تبلیغ صحیح طریق کے ماتحت ہو۔ یہ ہدائتیں دفتر تالیف میں محفوظ رہیں گی۔ اور ان کے مطابق دیکھا جائے گا۔ کہ کس کس مبلغ نے ان پر کتنا کتنا عمل کیا ہے۔

یہ ٹھیک بات ہے۔ اور میں نے بارہا اس پر زور دیا ہے۔ کہ مبلغ کا کام کسی سے منوانا نہیں۔ بلکہ پہنچانا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ لوگ مانتے ہی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچاتے ہی تھے۔ منواتے نہ تھے۔ مگر لوگ مانتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ پہنچاتے ہی تھے۔ منواتے نہیں تھے۔ مگر لوگ مانتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے۔ کہ صحیح ذرائع کے ماتحت پہنچانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ مان لیتے ہیں۔

پس ہمارے مبلغ بھی جب صحیح ذرائع پر عمل کریں گے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ لوگ نہ مانیں اگر ہم ان باتوں کو جو میں نے بیان کی ہیں اپنی جماعت کے ہر ایک آدمی میں پیدا کر دیں۔ تو ہر سال ہماری جماعت پہلے کی نسبت دُگنی ہو جائے۔ کیونکہ کم از کم ایک شخص ایک کو تو احمدی بنا لے۔ اور اگر اس طرح ہونے لگ جائے۔ تو تم دیکھ سکتے ہو۔ کہ ہماری جماعت کس قدر ترقی کر سکتی ہے۔ میں پچیس سال کے اندر اندر دنیا فتح ہو سکتی ہے۔ اسوقت اگر ہم اپنی جماعت کو بطور تنزل ایک لاکھ ہی قرار دیں۔ تو اگلے سال دو لاکھ ہو جائے۔ اور اس سے اگلے سال چار لاکھ۔ پھر آٹھ لاکھ۔ پھر سولہ لاکھ۔ اس طرح سمجھ لو۔ کہ کس قدر جلدی ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ تو خیالی اندازہ ہے۔ اگر اس کو چھوڑ بھی دیا جائے۔ اور حقیقی طور پر اندازہ لگایا جائے۔ تو دس پندرہ سال کے اندر اندر ہماری جماعت اس قدر بڑھ سکتی ہے۔ کہ سیاسی طور پر بھی ہمیں کوئی خطرہ نہیں رہ جاتا۔ مگر افسوس ہے کہ صحیح ذرائع اور اصول تبلیغ سے کام نہیں لیا جاتا۔ اگر ان سے کام لیا جائے۔ اور ان شرائط کو مدنظر رکھا جائے۔ جو میں نے بیان کی ہیں۔ تو قلیل عرصہ میں ہی اتنی ترقی ہو سکتی ہے۔ کہ ہماری جماعت پہلے کی نسبت بیس گنے ہو جائے۔ اور جب جماعت بڑھ جاتی ہے۔ تو وہ خود تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت بیس لاکھ ہو جائے۔ تو ہزاروں ایسے لوگ جو چھپے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر ہو کر ہمارے ساتھ ملجائیں گے۔

پس ایک انتظام اور جوش کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ اور اس سال ایسے جوش سے کام کرو۔ کہ از کم ہندوستان میں زلزلہ آیا ہوا معلوم ہو۔ اور اگر تم اس طرح کرو گے۔ تو پھر دیکھو گے۔ کہ کس قدر ترقی ہوتی ہے +

ہدایات زرّیں برائے مبلّغین

مندرجہ بالا ہدایات حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نہایت اعلیٰ کاغذ جیبی تقطیع عمدہ لکھائی چھپائی سے ارشاد سیدنا امیر المومنین خاکسار ایڈیٹر فاروق نے طبع کرا دیں۔ جو ہر ایک احمدی کی جیب میں رہنی چاہئیں۔ صرف ۵ ر کے ٹکٹ ڈاک ایک ایک پیسہ والے بھیجکر ہر ایک خواندہ احمدی دفتر فاروق سے منگا کر ان پر عمل کرے + (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

پیدائش عالم

(۶)

میں نے بعض سماجیوں کو مذکورہ بالا سانکھ کا حوالہ جو گذشتہ نمبر میں نقل ہو چکا جب دکھایا تو جواب میں اکثر یہ سنا۔ کہ سانکھ دور تسلسل کا رد نہیں کرتا۔ ان الفاظ میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ دور تسلسل آجائیگا۔ نہ یہ کہ دور تسلسل غلط ہے اگرچہ یہ بیان عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے تاہم اس سے بھی زیادہ واضح دلیل اسی سانکھ سے پیش کرتا ہوں۔

دوسری دلیل "سوال۔ پرکرتی کو کارن سے نہ پیدا ہونے والی کیوں مانتے ہیں۔

جواب۔ تتوں کا مول یعنی اپادان کارن پرکرتی ہے۔ چونکہ جڑ کی جڑ نہیں ہوتی اور اگر کوئی فضول مان لے تو دور تسلسل آجاتا ہے۔ جو محال ہے۔ اس واسطے پرکرتی جگت کا مول یعنے اپادان کارن ہے۔"

(سانکھ درشن ادھیائے اول سوتر ۶۷)

کیوں مہاشیو! بتاؤ ابھی دور تسلسل کی ضرورت ہے۔ یا ابھی تمہارے خیال میں تسلسل سے بعید ہے۔ کہ تم اب بھی دور تسلسل کو مانتے ہی جاؤ۔

مذکورہ بالا سانکھ کی دلیل کے مطابق ہم سوامی جی کی دلیل جسے میں ابھی لکھ چکا ہوں یوں رد کر سکتے ہیں۔ کہ جب پیدائش سے پہلے فنا اور فنا سے پہلے پیدائش ہے۔ اور یوں یہ سلسلہ جانب ازل بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر میں اس کی کوئی علت معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سلسلہ کی کوئی انتہاء نہیں۔ تو ضرور یہ سلسلہ باطل ہے۔ کیونکہ اس بے آغاز سلسلہ کا کوئی فاعل نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اور پنر پہ سلسلہ ٹھیک اسی سلسلہ کے مشابہ ہے۔ کہ جسے سانکھ کا مصنف جڑ کی جڑ کہتا ہے۔ جو صریح باطل امر ہے

سوامی دیانند جی نے اس تسلسل کے ماننے کے لئے مادہ و روح اور خدا کی قدیم صفات کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے۔ اور آریہ سماجی بھی شاید اسی ایک دلیل پر مست ہوں۔ اس لئے ہم اس دلیل کی غلطی کو ذرا کھولکر بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ روح و مادہ بھی ذات باری تعالیٰ کی طرح قدیم ہیں لیکن بحث کی خاطر ہم تھوڑی دیر کے لئے مان لیتے ہیں۔ کہ یہ بھی قدیم ہیں۔ اور ان کی صفات بھی قدیم ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فاعل بالارادہ ہونے کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ اور یہ ماننا ہی پڑے گا۔ کہ وہ اپنی صفات پر پورا پورا اختیار رکھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک ہی وقت میں بے شمار موقعوں پر اس کی ہر صفت عین جس قدر کسی صفت کی ضرورت ہے۔ اسی قدر اس کا ظہور بھی ہے۔ اور جب وہ ضرورت دور ہوئی وہیں اس صفت کا تعلق وہاں سے جاتا رہا۔ اور یہی ارادہ ہے۔ ورنہ ارادہ اور کیا ہوتا ہے اگر کبھی وہ صاحب ارادہ نہ ہوتا۔ تو یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس طرح سے اس کی صفات کا ظہور حسب موقعہ محل نہ ہوتا فرض کرو۔ کہ آریوں کا پرمیشر جو اپنی صفات پر اختیار نہیں رکھتا۔ وہ نیاکاری بھی ہے۔ اس کا بنائے ایک شریر اور بدمعاش کو سزا دہی کا فتویٰ دیتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ دیالو بھی ہے۔ اس لئے اس کی دیا کی صفت بھی جوش مارتی ہے۔ اور وہ اپنا اثر برابر اس شریر پر بھی ڈالتی ہے۔ اور بنیاد کے مطابق اسے دیا سے حصہ ملنا نہیں چاہیئے۔ لیکن دیا کی صفت پر اس کا اختیار ہی کچھ نہیں ہے۔ وہ خود بخود اپنا اثر کئے جاتی ہے۔ جیسے سورج کا کام روشنی دینا ہے اب خواہ کوئی بد ہے یا نیک اس کی دھوپ ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ سورج میں یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ اگر کسی کے لئے اس کی روشنی مضر ہے یا اگر کسی کو اس کی روشنی سے حصہ ملنا نہیں چاہیئے۔ تو وہ اپنی روشنی کو اس سے الگ کرلے۔ آگ کا کام جلانا ہے۔ اگر بقول آریہ سماج اس کی سوزش اس سے الگ نہیں ہو سکتی۔ تو اس میں خواہ نیک گرے یا بد یہ جلا کر ہی رہے گی۔ پس آریہ پرمیشر اگر وہ رحیم ہے اور فاعل بالتخاصہ ہے تو رحم نیک و بد کے لئے برابر ہوگا۔ اسی طرح اس کی ہر صفت کے اثر کو خیال کرلو۔ مختصر یہ ہے۔ کہ خدا کے ازلی ہونے سے اس کی مخلوق ازلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ فاعل بالارادہ ہے۔ اور اگر یہ مان ہی لیا جاوے۔ کہ وہ مخلوق ازلی ہیں۔ پھر یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ جسے ہم ازلی مخلوق کہتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس پرمیشر کا ہی ایک حصہ ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ ویدانت (ہمہ اوست) کا ہندو فرقہ میں زیادہ اثر ہے۔ اور یہ خوب یاد رکھو۔ کہ اگر خدا کو فاعل بالتخاصہ مان لیا جاوے۔ تو بھی مخلوق ازلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ تو صریح غلطی ہے۔ کہ ہم کسی کام کی نسبت یہ کہیں کہ وہ کیا گیا۔ اور پھر کہیں۔ کہ اس کام کا آغاز نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ کام ازلی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ خدا کو چاہے فاعل بالارادہ مانو اور چاہے فاعل بالتخاصہ جانو اس کے کئے ہوئے کام (انسان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینا وغیرہ) کسی رنگ میں بھی ازلی نہیں ہو سکتے کیونکہ ازلی وہی ہوتا ہے۔ جس کو کسی نے بنایا نہیں

مادہ اگر قدیم ہے تو کیا دنیا کا سلسلہ قدیم ہو سکتا ہے

اب مادہ کو اگر قدیم مان لیا جائے۔ تو بھی دور تسلسل کا ابطال ہی ہوتا ہے۔ مادہ قدیم ہے اس کی صفات بھی قدیم ہیں۔ اور یہ فرض کر لو۔ کہ مادہ کی خاصیت کا نتیجہ پیدائش عالم ہے اب یہ ضروری ہے۔ کہ یہ عالم اسی طرح ہمیشہ قائم رہے کیونکہ ازلی صفات کا ازلی اثر ہے۔ جب تک مادہ ہے۔ تب تک اس کی صفات کا اثر یہ عالم بھی رہنا چاہیئے۔ اور اس میں کسی قسم کا بھی تغیر نہ ہونا چاہیئے لیکن اس صورت میں دور تسلسل عائد ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ دور تو تب ہو۔ جب یہ عالم کبھی ہو اور کبھی نہ ہو۔ لیکن یہاں یہ صورت ہی نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جاوے۔ کہ الگ ہونے کی صفت بھی پرمانیوں میں ہے۔ اس لئے کبھی وہ ملتے اور کبھی الگ ہوتے ہیں۔ اور یہ دور ہمیشہ سے ہے۔ تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ مادہ کے اندر ازل سے دو متضاد صفات کا ہونا محالات سے ہے۔ یا وہ ملنے کی طاقت رکھ سکتا ہے۔ یا الگ ہونے کی۔ اگر ملنا طبعی مانو گے۔ تو الگ ہونا محال ہے۔ اور اگر الگ ہونا طبعی مانو گے۔ تو ملنا محال ہے۔ پھر حالت دور تسلسل اس صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ مادہ میں نہ ملنے کی طاقت ہے نہ الگ ہونے کی۔ بلکہ یہ سلسلہ ہمیشہ کی طرف سے ہے۔ تو پھر بھی یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ یہ سلسلہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ اور ہو کیونکر جبکہ اس کا کیسا جانا کسی اور کے اختیار میں ہے۔ اور جو دوسرے کے اختیار میں ہے۔ وہ واجب الوجود نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ممکن الوجود ہے۔ اور جو ممکن الوجود ہے وہ حادث ہے۔ پس دور تسلسل پیدائش عالم و فنا کا ازل سے ہونا یوں بھی غلط ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ دیکھو جب سے سورج تب ہی سے روشنی اور گرمی ہے۔ اور جب تک سورج ہے یہی حالت رہے گی۔ سو یاد رہے کہ دھوپ اور گرمی دونوں سورج کی صفات ہیں۔ نہ سورج کے معلول اور پھر یہاں پر دور تسلسل کی کوئی صورت نہیں ہے اور اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے۔ کہ جب سے سورج ہے تب ہی سے وہ گرمی دھوپ اور سردی و سایہ برابر دیتا چلا آتا ہے۔ کبھی دھوپ ہے کبھی سایہ کبھی گرمی ہے۔ کبھی سردی۔ تب ہم یہ مان سکتے ہیں۔ کہ یہ دور تسلسل ہے۔ لیکن یہ ثابت کرنا ہی محال ہے کیونکہ جہاں سورج ہے۔ وہاں سردی اور سایہ کا ہونا ناممکن ہے۔ یاد رکھو یہ جو دنیا میں دن رات اور گرمی سردی کا سلسلہ ہے۔ اس کا سبب صرف سورج نہیں ہے۔ بلکہ ان کا سبب سورج اور زمین کی گردش ہے۔ نہ سورج قدیم ہے۔ نہ زمین اور اس کی گردش اس لئے یہ دن رات کا سلسلہ قدیم نہیں ہے۔ سوامی دیانند جی نے بھی دن رات کے تسلسل کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ جس قدر دن گذر چکے ہیں۔ اور جس قدر گذریں گے۔ یہ سب کے سب بحیثیت مجموعی ان راتوں کے مجموعہ سے جو ان دونوں کے درمیان ہیں۔ محدود ہیں یا غیر محدود۔ اگر محدود ہیں۔ تو ازلی ہونا باطل ہے۔ اگر لامحدود ہیں تو بتاؤ راتیں کدھر گئیں۔ جس طرح ایک رات ایک دن کو محدود کر دیتی ہے۔ اسی طرح راتوں کا مجموعہ دنوں کے مجموعہ کا محدد ہے۔ پس اس صورت میں بھی پرواہ سے انادی ہونا باطل ہے۔ (باقی دارد)

وصیتیں!

نمبر ۴۰۳۷۔ منکہ سردارا احمد ولد قاسم قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن پٹیالہ ڈاک خانہ بہاگریانوالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{9}{33}$ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

۶ بیگھہ زمین واقعہ قصبہ پٹیالہ میں ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۵۴۰/- روپیہ ہے۔ اس زمین کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو اپنی زندگی میں ہی مبلغ ۹۰/- روپیہ حصہ جائداد داخل کر دوں گا۔ اس کے علاوہ اس کی سالانہ آمدنی کا بھی حصہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ سردارا احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ اللہ دتا ولد امام الدین سکنہ ڈنگہ ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ احمد الدین ولد حافظ پیر بخش سکرٹری انجمن احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات۔

نمبر ۴۰۳۲۔ منکہ سلطان احمد ولد میاں گل احمدؓ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن پنڈی کالوڈاک خانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{3}{35}$ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری فی الحال کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ پندرہ روپیہ ہے۔ میں تا زیست $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اس ماہوار آمد کا حصہ وصیت کردہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ تا زیست کرتا رہوں گا

العبد۔ سلطان احمد سکنہ پنڈی کالوڈاک خانہ خاص ضلع گجرات حال سٹیٹ محمود آباد ڈاکخانہ نبی سر۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد۔ سید اصغر علی شاہ موصی ۲۴۶۱ محمود آباد سٹیٹ سندھ۔ گواہ شد۔ خیر محمد باجوہ سکنہ محمود آباد سٹیٹ سندھ۔